

فاتح اُمت کے نام مختصر پیغامات

پہلی قسط

قرآن کا دفاع کون کرے گا؟

شیخ المجاہد ایمن الظواہری حفظہ اللہ

اُردو ترجمہ

عالمی اسلامی میڈیا محاذ، برّصغیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

پوری دنیا میں بسنے والے میرے پیارے مسلمان بھائیوں! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امابعد!

میں اس گفتگو کی نشست کا آغاز 'عرب بہار' کہلائے جانے والے واقعے کے سرسری جائزے سے کروں گا تا کہ ہم اس سے سبق حاصل کر سکیں۔ عرب بہار، جو مصر، تیونس اور یمن میں ناکامی سے دوچار ہوئی جبکہ لیبیاء میں اس کی قسمت کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر اللہ کی تائید اور نصرت کے سبب یہ بہار شام میں فتح کا سبب بن گئی الحمد للہ۔

بات کو مختصر مگر تفصیل سے بھرنے کے لیے میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ مصر میں کیا ہوا کیونکہ وہاں جو کچھ بھی ہوا وہ مسلمانوں کی صحیح راستے سے ہٹنے اور صلیبیوں کی جارحیت اور ظلم کو انتہائی صریح انداز میں واضح کرتا ہے۔ دوسری طرف مصر کے واقعے سے جو سبق حاصل ہو گا اس کو ہم دوسرے علاقوں پر بھی لاگو کر سکتے ہیں۔

نہ تو مصر کی کہانی کا آغاز ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو ہوا اور نہ ہی اس کا اختتام رابعۃ العدویۃ، انا ہدہ اسکوائر اور ری پبلکن گارڈز کے ہیڈ کوارٹر میں ہونے والے قتل عام پر ہوا۔

مصر کی کہانی اس سے کہیں زیادہ پرانی ہے۔ اس کہانی کا آغاز ایک امام، مصلح اور شہید حسن البناء رحمہ اللہ سے ہوتا ہے۔ اس دانش مند مبلغ نے نوجوانوں کو تفریحی کلبوں، بارز اور گمراہ صوفی احاطوں سے نکالا اور انہیں ایسے منظم دستوں میں تبدیل کر دیا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

مگر دوسری طرف ان بڑے اہداف کے حصول کے ساتھ ساتھ انہوں نے چند بڑی غلطیاں بھی کیں جنہوں نے غلط فہم اور سمجھ کو جنم دیا اور یہ سب کچھ تباہ کن نتائج کا سبب بن گئی۔

شیخ حسن البناء رحمہ اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز شاہ فواد کی حمایت کے ساتھ کیا۔ شاہ فواد کی حیثیت مصر کی تاریخ کے پہلے سیکولر آئین ۱۹۲۳ء کے مطابق ایک فاسق رہنما سے زیادہ نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شاہ فواد برطانیہ کا اطاعت گزار آلہ کار بھی تھا جو اس وقت مصر پر قابض تھے۔ اس کے بعد اسکے اپنے حکم کے مطابق اس کا بیٹا فاروق تخت نشین ہوا جس کی حسن البناء رحمہ اللہ نے کہیں زیادہ

حمایت کی۔ جب اقتدار فاروق کے ہاتھ آیا تو شیخ حسن البناء رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی شریعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے نفاذ کی خاطر اسے اخوان المسلمون کی بیعت کرنے کا کہا۔

فاروق جو اسوقت ایک طرف تو برطانیہ کا آلہ کار تھا تو دوسری طرف سیکولر آئین کی حیثیت سے وہ ایک حکمران تھا۔ وہ اخوان کی حمایت سے خوش تو تھا لیکن اس نے شیخ کی بیعت کو مسترد کر دیا۔ شیخ حسن البناء رحمہ اللہ نے نہ صرف اس سراب کو پھیلایا بلکہ وہ اس حد تک چلے گئے کہ انہوں نے فاروق کو 'امیر المومنین' تک کے خطاب سے نوازا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت ہر جگہ وہ اس کے حمایت میں مظاہرے بھی کرتا رہا اور اسے 'قرآن کا محافظ' کا خطاب بھی دیا۔ پس لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے حسن البناء کے کہنے پر قرآن پاک کے دفاع کے لیے فاروق کی بیعت کی اور خود کو اس کے وفادار سپاہی قرار دیا جبکہ ان کے میگزین دعویٰ کیا کہ وہ فاروق کے لیے اپنی جاں تک قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ شیخ حسن البناء نے فاروق کو خلافت کے قیام اور مسلمان ممالک کی قیادت سنبھالنے کی درخواست کی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے اخوان المسلمون کے چوتھے جنرل کانفرنس کا اجلاس بھی طلب کر لیا تاکہ فاروق کو بیعت دی جا سکے۔ اس نے یہ درخواست بھی کی وہ ایک شاہی فرمان جاری کرے جس کے تحت مصر میں اسلام کے علاوہ کوئی قانون نہیں چلے گا۔ تب وہاں اخوان المسلمون کے لاکھوں نوجوانوں کے مسلح دستے موجود ہوں گے جس کا بڑی شدت سے انتظار ہو رہا تھا۔

۱۹۴۸ء میں جب فلسطین میں اسلحے کی ڈیل میں فاروق کا نام بھی آیا اور جب اس نے مختلف ناجائز اور کرپٹ سکینڈلز میں حد سے تجاوز کیا تو شیخ حسن البناء رحمہ اللہ اس کو کچھ اس طرح سے مخاطب کر رہے تھے:

"اے ہمارے امیر! ہماری رہنمائی کیجیے جیسے آپ چاہیں۔ سب سے بڑا حفاظت اور مدد کرنے والا اللہ ہے جو آپ کے ساتھ ہے جبکہ امت آپ کے پیچھے ہے۔"

امام صاحب اس ارادی فریب میں صرف یہاں تک مبتلا نہ تھے مگر انہوں نے اس فریب میں ایک دوسرا فریب بھی داخل کر دیا جو کسی بھی طرح سے کم خطرناک نہ تھا جب انہوں نے مبہم الفاظ میں کہاں کہ آئینی اصول و قوانین اسلام کے تعلیمات کے مطابق ہیں اور یہ آئین اس وقت دنیا میں موجود کسی بھی آئین سے زیادہ اسلام کے قریب ہے اور اخوان المسلمون اس آئین کے متبادل کسی دوسرے نظام کو ٹھیک نہیں سمجھتی۔

وہ صرف یہاں تک آکر رکے نہیں بلکہ انہوں نے اپنی غلطی میں اور بھی اضافہ کیا اور انہوں نے ۱۹۲۳ء کے سیکولر آئین کی تعریف کی اور دعویٰ کیا کہ جن بنیادی اصولوں پر مصر کا آئین بنا ہے وہ اسلام سے متضاد نہیں ہیں اور جنہوں نے یہ آئین ترتیب دیا ہے ان کے ذہن میں اس وقت یہی تھا کہ اس میں موجود کوئی ایک لفظ بھی اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف نہیں ہو گا۔

جس کسی کو بھی اسلامی نظام حکومت کے عام اصولوں کا ذرا سا بھی علم ہو گا وہ اچھی طرح سمجھ پائے گا کہ یہ کتنی بڑی اور سنگین غلطی تھی۔ شہید امام رحمہ اللہ نے بعد میں خود بھی اقرار کر لیا کہ یہ سب باطل تھا۔

امام صاحب صرف نظریات کی حد تک اس فریب کا شکار نہ تھے بلکہ وہ عملی طور پر بھی اس میں شامل ہونے میں پیش پیش رہے۔ اخوان المسلمون کی چھٹی کانفرنس نے ایوان نمائندگان میں داخل ہونے کے لیے الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ ان کا گمان تھا کہ یہ امت مسلمہ کے لیے ایک ایسے پلیٹ فارم کی مانند ہے جہاں ہر اچھی تجویز پر غور کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ حالانکہ کسی ٹاک شو کی طرح تھا جہاں ہر کوئی آکر اپنی اپنی سنا کر چلتا بنتا تھا۔

ان پر فریب راستوں پر چل چل کر اسلام کے بنیادی اصولوں اور زمینی صورتحال کو نظر انداز کر کے حسن البناء نے دو مرتبہ الیکشن میں حصہ لیا۔ پہلے الیکشن میں وزیر اعظم نحاس نے اس پر دباؤ ڈالا جس کی وجہ سے وہ رکنیت سے پیچھے ہٹ گئے جبکہ دوسرے میں جب اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا تو انہوں نے دھاندلی کے ذریعے سے اسے ہرا دیا۔ پس تو کیا اخوان کو جمہوریت کی ماں برطانیہ کی حقیقت کا پتہ لگ گیا؟ اور کیا وہ اس گیم کو سمجھ گئے یا وہ اب بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ نہیں سمجھے؟

پس دن گزرتے ہیں اور شہید امام رحمہ اللہ نے محسوس کیا یہ سب مکمل دھوکا اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے متضاد نظام ہے۔ تب انہوں نے اپنی شہادت سے آٹھ ماہ قبل مشہور زمانہ تحریر 'قرآن کی جنگ' لکھی۔ جس میں انہوں نے مصری آئین میں موجود ان سب چیزوں کے بارے میں لکھا جو مصر کو اسلامی ریاست بننے یا اللہ کی شریعت سے دور کرنے کا سبب بن رہے تھے۔ دوسرے الفاظ میں یہ آئین اللہ کی شریعت سے بغاوت تھی۔ اور انہوں نے امت پر فرض قرار دیا کہ وہ اپنی حکمرانوں کے خلاف 'قرآن کی جنگ' کی قیادت کریں تاکہ انہیں قرآن کی تابعداری پر مجبور کر سکیں۔

امام صاحب پھر اسی شخص کے ہاتھوں شہید ہو گئے جس کو انہوں نے 'قرآن کے محافظ' کا لقب دیا تھا۔ فروری ۱۹۴۹ء کو شاہ فاروق نے انہیں قتل کر دیا۔

پس کیا پھر اس کے بعد حسن البناء کے جانشینوں نے اس کے قاتلوں سے برأت کی؟ یا پھر استاد الحدیبی رحمہ اللہ نے اس کو 'سخی بادشاہ' کا لقب دیا؟

انہوں نے فاروق کے ساتھ اپنی دوغلی پالیسی کو ہی جاری رکھا۔ اس کے بعد اس کے خلاف عبدالناصر کی حمایت کرنے لگے جس کے بعد پھر بعد میں عبدالناصر بھی انہی کے خلاف سرگرم ہو گیا۔ عبدالناصر کا ایک جج انور سادات نے اخوان کے ایک اہم رہنما عبدالقادر قداح اور ان کے ساتھیوں کو سزائے موت سنا دی۔ رحمہم اللہ

پھر عبدالناصر کے مرنے کے بعد وہ سادات کی حمایت کرنے لگے اور انہوں نے ان کی تحریک سے پابندی ہٹا دی۔

سادات کے مرنے کے بعد وہ کمال السانری کے قاتل حسنی مبارک کے ساتھ متحد ہو گئے اور اس کی دوسری مدت کے لیے بیعت دینے کے لیے اسمبلی سے لے کر ری پبلکن پیلس تک ایک منافقانہ مظاہرہ بھی کیا۔ حسنی مبارک کے ساتھ انہوں نے ایک گھاٹے کا سودا کیا جس کے بدلے میں انہوں نے آزادانہ تحریک کا مزہ چکھا۔ جس میں ان کے نوجوانوں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور انہوں (حسنی مبارک حکومت) نے مجاہدین پر حملے کیے۔ پھر وہ حسنی مبارک کے بھی خلاف ہو گئے اور ایک امریکی نمائندے البرادی کے ساتھ مل گئے۔ جب انقلاب آیا تو سودا کرنے والوں میں پہل کرنے والے بھی یہی تھے اور جلدی انہوں نے فوجی جنتا سے معاہدہ کر لیا۔

تو کیا انہوں نے واقعی 'قرآن کی جنگ' لڑی جس کا ان کے شیخ نے ان کو حکم دیا تھا؟ بد قسمتی سے انہوں نے وہی پرانی غلطیاں دہرائیں اور اسلام کے احکامات اور زمینی صورتحال کو پس پشت ڈال دیا۔

پس اگر شیخ حسن البناء رحمہ اللہ نے اگر صورت حال کی غلط منظر کشی کی اور شاہ فاروق کو 'قرآن کا محافظ' اور مصری دستور کو اسلامی دستور قرار دیا تو اس کے شاگرد حضرات اسی پر مطمئن نہ ہوئے بلکہ اس سے بھی کئی ہاتھ آگے نکل گئے۔ انہوں نے ایک اضح سیکولر منہج کو اختیار کر لیا جو قومی ریاستوں کو تسلیم کرتا ہے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ وہ شریعت کی تحکیم نہیں چاہتے یہاں تک کہ اکثریت اس پر ووٹ کے ذریعے سے متفق ہو جائے اور وہ امریکہ و اسرائیل کے ساتھ طے پانے والے تمام معاہدوں کے بھی پوری طرح پابند ہیں۔ اسی بنیاد پر انہوں نے انقلاب کے بعد کی الیکشن میں حصہ لیا جس میں محمد مرثی ملک کا صدر منتخب ہو گیا۔

پس انہوں نے ایک مرتبہ پھر خود کو دھوکے میں ڈال دیا اور یہ گمان کر لیا کہ انہوں نے وہ سب کچھ پا لیا ہے جس کے لیے انہوں نے عمر بھر جدوجہد کی تھی۔ حالانکہ شرعی نقطہ نگاہ سے محمد مرثی کی حیثیت ایک سیکولر ریاست کے سیکولر حکمران سے کچھ زیادہ نہ تھی۔ اس لحاظ سے اس میں اور حسنی مبارک میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ مرثی نے بھی عالمی قوانین کو تسلیم کیا اور امریکہ واسرائیل کے آگے سر تسلیم خم کرنے والے معاہدوں کی مکمل پاسبانی کی۔

حسنی مبارک اور مرثی میں فرق صرف اور صرف اتنا ہے کہ مرثی نے مبارک سے زیادہ 'جمہوری' طریقہ اختیار کیا، اس نے سب کے لیے آزادی کا اعلان کیا جس میں جہادی تحریکوں کے امراء بھی شامل تھے۔ اور شاید یہی اس کا واحد جرم تھا جو امریکہ اور اس کے گماشتے کسی صورت بھی اسے معاف نہ کر سکے۔

حسنی مبارک کے زوال اور محمد مرثی کی گرفتاری کے درمیان اخوان المسلمون نے ریاستی کرپشن کے خاتمے اور نئی حکومت کی مضبوطی کے لیے کوئی ایک بھی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا کجا یہ کہ وہ ایک اسلامی حکومت بنانے کے لیے کچھ کرتے۔ پس عدلیہ، فوج، پولیس اور دیگر اداروں میں سارے مجرمین موجود رہے۔ ان مجرمین کی تربیت کسی لومڑی یا بھیڑیے کی طرح سے ہوئی تھی۔ جبکہ اخوان

المسلمون نے خود کی پرورش مرغیوں کے کسی فارم میں موجود مرغیوں کی مانند کر کی تھی جہاں مرغیوں کو اگر کھانے کے لیے کچھ ڈالا جائے تو وہ خوشی خوشی اس کی طرف دوڑتے ہیں اور انہیں اس بات کی کچھ خبر نہیں ہوتی کہ ان کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔

اگر اخوان المسلمون کی کہانی کا یہ انجام ہو سکتا ہے تو آپ ان سلفیوں کے بارے میں کیا گمان کریں گے جن کا تعلق استخباراتی ایجنسیوں کے ساتھ ہے جو پیسے اور عہدے کے لیے ان کے جوتے چاٹتے ہیں۔ یا پھر ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو النحدہ گروپ کو فالو کر رہے ہیں جس نے سرنڈر کیا اور ان کے اپنے احساس کمتری کی وجہ سے اب ان کا نشان مٹایا جا رہا ہے۔

پس یہ ہمارے لیے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی راستوں اور طریقوں کا مطالعہ کریں، غلطیوں کو ٹھیک کریں اور ان کے دوبارہ ارتکاب سے بچیں۔ یہ ہر اس مسلمان پر لازم ہے جو مصر میں ہو، عرب بہار کے علاقوں میں ہو یا پھر دنیا کے کسی بھی حصے میں کہ وہ اپنی عقیدے اور منہج میں کسی شیر کی مانند ہو۔ اس لیے کہ جو کوئی شیر نہیں بنے گا بھیڑیے اس کو کھا جائیں گے۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی نوجوانوں کی شیروں کی مانند پرورش کریں نہ کہ بھیڑوں کی مانند۔ تا کہ وہ ہماری اس جنگ کو ہدات کی کتاب اور نصرت کے تلوار کے ساتھ آگے بڑھائیں۔

کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

والحمد للہ رب العالمین

والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ واصحابہ اجمعین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارہ السّحاب برائے نشر و اشاعت

جماعت قاعدۃ الجہاد